نوحہ

تھیں بن میں تیری بیٹیاں بے آسرا و بے ردا
اک دن میں ایسی اجڑی ہوں کوئی بھی میرا نہ رہا
عباسؑ بھی چلے گئے حسینؑ بھی چلے گئے ہوگئی تنہا
فریاد یا رسول اللہؐ

عاشور کی سحر ہوئی روز قضا شروع ہوا
بن میں دفاع آبروئے لاالہ شروع ہوا
سہہ روز کے پیاسوں کا پھر معرکہ شروع ہوا
ناناؐ میرے اجڑنے کا پھر سلسلہ شروع ہوا
لاشوں پہ لاشے آتے گئے ناناؐ خیمہ گاہ میں
سارے ہمارے پیارے گئے موت کی پناہ میں
خالی خیام ہوگئے سب رب کے نام ہوگئے رب دیکھتا رہا
فریاد یا رسول اللہؐ

وہ حسن میں جو یوسفؑ آلِ عباؑ تھا ناناﷺ جان
اس کے جگر میں تڑپ دی ظالم نے ظلم کی سیناں
آنکھوں کا نور گم ہوا اور ڈوبنے لگا جہاں
اک ہاتھ رکھ کے سینے پر اکبرؑ نے جب پکارا ماں
میرے پسر کی زندگی بن میں قضا نے لوٹ لی
بارات میرے لعل کی ہے اشقیاء نے لوٹ لی
کیسا یہ صدمہ سہہ گئی میں دیکھتی رہ گئی اور کچھ نہیں بچا

فریاد یا رسول اللہ

اکبرؑ کے بعد قاسمؑ و عباسؑ بھی جدا ہوئے
سب دوپہر میں زینت صحرائے کربلا ہوئے
سجدہ ءِ شکر کے لیے شبیرؑ الوداع ہوئے
زخمی ضعیف پیاسے پہ لشکر ہیں صف آرا ہوئے
ماںؑ ہاتھ رکھ کے پہلو پہ بیٹے کے ساتھ ساتھ تھی
تسبیح بکھر چکی تھی اور معظّمہ خالی ہاتھ تھی
سجدہ ادھر شروع ہوا صحرا لہو لہو ہوا تھی روتی سیدہؑ

فریاد یا رسول اللہ

نہ بھولے گی حسینؑ کے سجدے کی انتہا مجھے
نہ بھولے گی وہ شامِ غریباں کی ابتدا مجھے
نہ بولے گی وہ جلتی خیام گاہ مجھے
نہ بھولے گی معصومہؑ کی وہ دکھ بھری صدا مجھے
ناناﷺ ہمارے لٹنے کا منظر بڑا عجیب تھا
اک نیزے پر حسینؑ تھا اک نیز پر مری ردا
میں بردا و بے وطن اور سامنے تھا بے کفن غریب نینوا

فریاد یا رسول اللہ

قربان رو کے بس کیا بی بیؑ نے یہ کلام ہے
کہتی رہی ہوں ناناﷺ میرا بانی اسلام ہے
ہم پر خدا بھی بھیجتا درود اور سلام ہے
ہم کو نہ یوں پھراؤ ظالمو یہ بلوہ عام ہے
میں کہتی رہ گئی کہ اک ردا کا بس سوال ہے
لیکن کسی کو آپﷺ آیا نہیں خیال ہے
نہ راستہ ملا مجھے ملی نہیں ردا مجھے ہے جانتا خدا

فریاد یا رسول اللہ